Presented By: https://jafrilibrary.com

اہل بیت اور آیتِ مباہلہ

مرتب

خسرو قاسم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اہل بیت اور آیتِ مباہلہ

مرتب

خسرو قاسم

رائے پورہ لاج، دودھ پور، علی گڑھ، یو-پی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ

نام	:	اہل بیت اور آیت مباہلہ
مرتب	:	خسرو قاسم
ناشر	:	جمیل حسن خاں
طبع اول	:	جولائی ۲۰۰۷ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

رابطہ کا پتہ:

(۱)

جمیل حسن خاں

واڈرہ کمپاؤنڈ، امیر نشاں، علی گڑھ

(۲)

خسرو قاسم

استاد انجینئرنگ کالج

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

3-Raipura Lodge, Dodhpur

Aligarh-202002

Mob: 9837226612

9219460612

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض ناشر

یوں تو قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں کردار اہلبیت کے جلوے نظر آتے ہیں البتہ آیت مباہلہ اپنے اندازِ بیان اور جوہر معانی کے اعتبار سے اہلبیت کے فضائل و محامد میں ایک انفرادی شان رکھتی ہے اور دیگر آیات کی بہ نسبت یہ امتیازانہ وصف کی حامل نظر آتی ہے کیوں کہ نصاریٰ کے کردار کے مقابلے میں یہ وہ اہم کردار ہیں جنہیں دیکھ کر عیسائیوں کے رہنما نے بہ بانگِ دہل آواز دی تھی ''میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اشارہ کردیں تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں للہٰذا ان سے مباہلہ نہ کرنا''۔

روز اول سے ہی جیسے میرے سرشت میں یہ بات شامل تھی کہ آیت مباہلہ کی روشنی میں اہل سنت کے منابع و مصادر سے اہلبیت کے کردار اور فضائل کو اجاگر کیا جائے۔

میں نے اس کام کے لیے خسرو قاسم کو زحمت دی انہوں نے بڑی عرق ریزی، باریک بینی اور دقتِ نظر سے اہل سنت کے معتبر اور موثق منابع و مصادر سے استفادہ کر کے اہل بیت کے فضائل تحریر کیے، بغیر کسی تحریف اور کم وبیشی کے کتابوں سے عین عبارت کو نقل کیا ہے اور جہاں ضرورت محسوس کی وہاں کچھ توضیع بھی کردی۔ خدا ان کو اس عظیم کام کا اجر عطا کرے اور انہیں اسی طرح اہلبیت کے فضائل تحریر کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ (آمین)

والسلام
جمیل حسن خاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ الطیبین و الطاھرین و اصحابہ اجمعین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا تذکرہ اللہ کی رحمت اور خوشنودی کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل شانہٗ کی جو مہربانیاں اور کرم نوازیاں ہیں وہ کسی ذی شعور اور ذی عقل شخص سے مخفی نہیں۔ خانوادۂ نبوی کا تذکرہ ایک ایسی خوشبو ہے جو پورے عالم کو معطر کر سکتی ہے، ایسا نور ہے جو دنیا بھر کو منور کر سکتا ہے۔ سورج کی کرنیں ہوں یا چاند کی چاندنی، ستاروں کی چمک ہو یا شبنم کا پانی، سب اس تذکرہ کے سامنے ہیچ نظر آتے ہیں۔ یہ ایمان افروز تذکرہ بنجر دلوں کی سیرابی اور بے چین روحوں کی شادابی کا ذریعہ ہے۔

فضایل اہل بیت نبوی کی ایک بہت روشن دلیل آیتِ مباہلہ ہے۔ اس مختصر رسالے میں میں نے آیت مباہلہ سے متعلق تمام مواد کو اکٹھا کیا ہے اور ناقدین اور ناصبی لوگوں کی جانب سے جو اس پر اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کا جواب دیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور مجھے بھی روزِ محشر غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و آلِ رسول کے زمرے میں شامل فرمائے۔ (آمین)

طالبِ شفاعت رسول
خسرو قاسم
استاد انجینئرنگ کالج
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

3-Raipura Lodge, Dodhpur
Aligarh-202002
Mob: 9837226612
9219460612

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آیت مباہلہ یہ ہے

﴿فمن حاجک فیه من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالوا ندع ابناء ناوابناء کم ونساء نآ و نساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین﴾ (آل عمران، ع ٦، آیت ٦١)

''(مسیح کے انسان ہونے کے بارے میں) تمہارے پاس علم وحی آنے کے بعد جوتم سے جھگڑا کرے اس سے کہہ دو، آؤ (اس کا فیصلہ ہم یوں کریں کہ) ہم بھی اپنے فرزندوں، عورتوں اور نفسوں کو لائیں تم بھی اپنے فرزندوں، عورتوں اور نفسوں کو لاؤ۔ پھر ہم لوگ خشوع کے ساتھ اللہ سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں (کہ مسیح کے بارے میں جو جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت)''۔

شان نزول:

نجران مکہ معظمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر ایک وسیع ضلع ہے جہاں عیسائی عرب آباد تھے۔ ملک عرب میں عیسائیوں کا سب سے بڑا مرکز یہی تھا۔ یہاں ایک عظیم الشان گرجا تھا جس کو وہ کعبہ کہتے تھے۔ اوور حرم کعبہ کا جواب سمجھتے تھے۔ اس میں بڑے بڑے مذہبی پیشوار ہتے تھے۔ جن کا لقب سید اور عاقب تھا۔ ۹ھ میں آنحضرت ﷺ نے ان کو دعوت اسلام کا خط لکھا تو اس کے محافظ ائمۂ مذہب اور معززین کا ایک وفد جو ساٹھ آدمیوں کا تھا مدینہ منورہ آیا۔ ان میں لارڈ بشپ بھی تھا جس کا نام ابو حارثہ تھا۔ ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے مختلف مذہبی باتیں پوچھیں۔ آپ نے وحی الٰہی کی رو سے جواب دیا۔ اس سلسلہ میں سورۂ عمران کی ابتدائی اسّی (۸۰) آیتیں اتری ہیں۔ وفد کا مرکزی مسئلہ یہ تھا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ مسیح خدا تھے۔ آپ نے جواب میں آیات قرآن پڑھیں جن میں دلائل ناطقہ کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ مسیح اللہ کے بندہ ہیں خدا نہیں۔ بلا باپ کے پیدا ہونا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ خدا ہیں۔ آخر آدم کا بھی تو کوئی باپ نہیں۔ مسیح کا پیدا ہونا تو خود ایک ثبوت ہے کہ وہ مخلوق ہیں خدا نہیں۔

لیکن عیسائیوں کا یہ وفد دلائل ناطقہ سننے کے باوجود اپنی بات کی پچ کرتا رہا، ضد باندھ لی اور سخن پروری پر اڑا رہا۔ اس پر آیت مباہلہ نازل ہوئی، کہ اگر تمہیں اپنے دعویٰ پر یقین ہے کہ یہ حق اور صحیح ہے تو آؤ ہم اور تم اپنے فرزندوں، عورتوں اور نفسوں کو لے کر اللہ کے سامنے دعا مانگیں کہ جو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اس پر اللہ لعنت بھیجے۔ اگر تمہیں اپنی بات کی صداقت پر یقین ہے تو اس مباہلہ پر تیار ہو جاؤ۔

اور آپ نے آیت مباہلہ پڑھی جو اوپر مذکور ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر تم لوگ مسیح کو انسان کے بجائے خدا مانتے ہو تو آؤ مباہلہ کر لو کہ ہم بھی اپنے فرزندوں، عورتوں اور نفسوں کو لائیں، اور تم بھی، پھر ہم سب اللہ سے دعا مانگیں کہ مسیح کے بارے میں جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت کہ مع اہل وعیال غارت ہو جائے۔

اب حضور پُر نور ﷺ حضرات اہل بیت اطہار یعنی حضرت علی، حضرت فاطمہ، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو گھر سے لے کر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ جب میں مباہلہ کی دعا مانگوں تو تم لوگ آمین کہنا:

"وفد میں نجران کا اسقف یعنی بشپ پادری بھی تھا۔ اس نے پنجتن پاک کو دیکھ کر وفد سے کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ان سے مباہلہ کیا تو عیسائیت ہمیشہ کے لیے دنیا سے مٹ جائے گی۔"

مباہلہ کا بیان متعدد روایتوں میں ہے، ایک روایت یہ ہے کہ:

نجران کے اسقف (بشپ پادری) نے دیکھا کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) مباہلہ کے لیے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنے فرزندوں، عورتوں اور نفسوں میں بالترتیب حضرت حسن، حسین، فاطمہ اور علی (علیہم السلام) کو لے آئے ہیں تو (اس پر یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر انہوں نے مباہلہ کی دعا کی تو عیسائیت کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔) چنانچہ اس نے وفد سے کہا:

''یا معشر النصاریٰ انی لأری وجوھا لوسألوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ فلا تباھلوا وتھلکوا۔'' روح المعانی، ج۳ صفحہ۱۸۸-۱۸۹)

''اے گروہ نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے دعا مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اللہ ان کی دعا سے پہاڑ کو (جائے قرار سے) ہٹا دے گا۔ لہٰذا مباہلہ نہ کرو، ورنہ غارت ہو جاؤ گے۔''

اس صوابدید کی بنا پر عیسائی مباہلہ سے ہٹ گئے اور آپ سے کہا کہ مباہلہ کے بجائے ہم آپ سے اس طرح پر صلح کرتے ہیں کہ:

''ہم لوگ ہر سال دو ہزار جوڑے کپڑے، تیس زرہیں، ۳۳ اونٹ اور ۳۴ گھوڑے پیش کرتے رہیں گے۔''

اس حدیث میں حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین کی بڑی فضیلت ہے کہ آپ نے اس موقع پر تمام بنی ہاشم میں صرف انہیں کو اہل بیت فرمایا کہ درحقیقت خصوصی اہل بیت یہی ہیں۔

آیت مباہلہ کے ان الفاظ ''ابناء نا و نساء نا و انفسنا'' سے کون لوگ مراد ہیں؟

''ابناء نا'' یعنی فرزندان رسول سے مراد حضرات حسنین ہیں اور ''نساء نا'' یعنی نبی کے گھر کی اہم ترین عورت سے مراد حضرت فاطمہ ہیں اور ''انفسنا'' سے مراد رسول اکرم ﷺ اور حضرت علی ہیں۔

یہ تفسیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (الدر المنثور، ج۲، ص ۳۹) مفسر ابن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت براء سے بھی ایسی ہی تفسیر مروی ہے اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مسند ابی داؤد طیالسی میں شعبی سے بھی ایسی ہی تفسیر منقول ہے۔ (ابن کثیر، ج ۱، ص ۳۷۱)

درحقیقت یہ تفسیر حضور انور ﷺ کی عملی تفسیر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے:

☆ ''ابناء نا'' یعنی اپنے فرزندوں کے نام سے حسنین کریمین ہی کو مباہلہ کے لیے پیش فرمایا ہے۔

☆ اور ''نساء نا '' یعنی اپنے گھر کی سب سے اہم ترین عورت کی جگہ حضرت فاطمہ ہی کو رکھا ہے۔

☆ ''انفسنا'' کی جگہ خود اپنے کو اور حضرت علی کو قرار دیا ہے۔

اب اندازہ لگاؤ کہ قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کی اس عملی تفسیر نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین علیہم السلام کو کتنی فضیلت بخشی ہے۔ ان کی شان کتنی بلند ہے اور ان کا درجہ کتنا اونچا ہے؟ ذرا شان کی یہ بلندی دیکھو کہ ان میں:

☆ حضرات حسنین فرزند رسول ہیں، تمام امت میں ابنائے نبوی کے علاوہ یہ شرف کس کو حاصل ہے؟

☆ حضرت فاطمہ وہ ہیں کہ بیت رسول کی تمام عورتوں میں سب سے افضل اور اہم یہی ہیں، تمام عالم میں یہ اعلیٰ ترین فضیلت کس کو نصیب ہے۔

☆ حضرت علی وہ ہیں کہ حضور انور ﷺ کے سب سے بڑھ کر خاص الخاص عزیز و قریب یہی ہیں، یہ مجد و شرف خاص آپ ہی کا حصہ ہے۔

﴿ذلک فضل الله یوتیه من یشاء﴾ (المائدہ، پ ۶، ع ۱۲)

''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔''

آیت مباہلہ کے شانِ نزول اور تفسیر سے متعلق مختلف مصادر:

۱۔ صحیح مسلم (المتوفی ۲۶۱ھ):

امام مسلم نے بسند عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آیت: ''فقل تعالوا ندع ابناء نا وابنائکم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (صحیح مسلم، مطبوعہ مصر، ج ۷، صفحہ ۱۲۰)

۲۔ سنن الترمذی (المتوفی ۲۹۳ھ):

امام ترمذی بسند قتیبہ اخبرنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد عن ابیہ نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ''فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونسائنا ونسائکم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (سنن الترمذی، مطبوعہ المدینۃ، ج ۴، صفحہ ۲۹۳)

۳۔ مسند احمد (المتوفی ۲۴۱ھ):

امام احمد نے بسند سعد بن ابی وقاص حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ آیت: ''ندع ابنائنا وابنائکم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسند احمد، مطبوعہ بیروت، ج ۱، صفحہ ۱۸۵)

۴۔ تفسیر طبری (المتوفی ۳۱۰ھ):

امام طبری نے بسند ابی جارود عن زید بن علی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''ندع ابنائنا وابنائکم'' سے مراد نبی ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔

امام طبری ایک دوسری سند علباء بن احمر الیشکری سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ''فقل تعالوا ندع ......'' نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلوایا۔ (تفسیر الطبری)

۵۔ احکام القرآن للجصاص (المتوفی ۳۷۰ھ):

اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

''فمن حاجک فیہ من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابنائکم''

اصحاب سیر اور ناقلین آثار نے بیان کیا ہے کہ اس معاملہ میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس موقع پر نبی ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر ان نصاریٰ کو دعوت دی جنہوں نے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا لیکن وہ اس سے پیچھے ہٹ گئے اور باہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر تم نے مباہلہ کیا تو یہ ساری وادی تمہارے لیے آگ بن جائے گی۔ (احکام القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۱۴)

۶۔ مستدرک الحاکم (المتوفی ۴۰۵ھ):

سعد سے روایت ہے کہ جب آیت: ''ندع ابنا ئنا وابنائکم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ (مستدرک الحاکم، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ج ۳، صفحہ ۱۵۰)

۷۔ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم النیشابوری (المتوفی ۴۰۵ھ):

عبداللہ بن عباس وغیرہ سے کتب تفاسیر میں یہ واقعہ بحد تواتر منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مباہلہ کے دن علی، حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے فاطمہ کو لے کر آئے اور فرمایا: یہ ہمارے بیٹے، ہماری جانیں اور ہماری عورتیں ہیں۔ تم بھی اپنی جانوں، اپنے بیٹوں اور اپنی عورتوں کو لے کر آؤ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ (معرفۃ علوم الحدیث، مطبوعہ مصر، صفحہ ۵۰)

۸۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم (المتوفی ۴۳۰ھ):

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن صبح کو علی، فاطمہ، حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا...... پھر فرمایا: آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابونعیم نے ابن عباس سے بھی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ کے ساتھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علی، فاطمہ، حسن اور حسین تھے۔ (دلائل النبوۃ، صفحہ ۲۹۸)

۹۔ مصابیح السنۃ للبغوی (المتوفی ۵۱۵ھ):

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ''ندع ابنائنا و ابنائکم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مصابیح السنۃ، مطبوعہ مصر، ۱۳۱۸ھ، ج ۲، صفحہ ۲۰۴)

۱۰۔ معالم التنزیل للبغوی (المتوفی ۵۱۵ھ):

رسول اللہ ﷺ حسین کو اپنے پہلو میں، حسن کا ہاتھ تھامے ہوئے نکلے، فاطمہ آپ کے پیچھے پیچھے اور علی فاطمہ کے پیچھے پیچھے آئے۔ آپ نصاری نجران سے فرما رہے تھے جب میں دعوت دوں تو ایمان لاؤ۔ (معالم التنزیل، ج ۱، صفحہ ۲-۳، علی حامش تفسیر الخازن)

۱۱۔ اسباب النزول للواحدی (المتوفی ۴۶۸ھ):

واحدی اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نجران کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ جن میں سید اور عاقب دونوں تھے۔ آپ نے ان دونوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب دیا: آپ سے پہلے ہم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر چاہو تو میں تمہیں وہ سبب بتاؤں جس کی وجہ سے تم اسلام قبول نہیں کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا: ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا: صلیب سے محبت، شراب اور خنزیر کے گوشت سے لگاؤ۔ آپ نے ان کو باہم ایک دوسرے پر لعنت کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کل کا وعدہ کرلیا۔ چنانچہ دوسرے دن رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلے پھر ان کو پیغام بھجوایا۔ (اسباب النزول، صفحہ ۷۵)

۱۲۔ الکشاف للزمخشری (المتوفی ۵۳۸ھ):

قرآن کی آیت: ''ندع ابنائنا و ابنائکم'' کا مطلب ہے کہ میں اور تم دونوں اپنے بیٹوں، اپنی عورتوں اور اپنی جانوں کو مباہلہ کے لیے دعوت دیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے پاس آئے۔ آپ دوسرے دن صبح کو حسین کو اپنے پہلو میں، حسن کا ہاتھ پکڑے، فاطمہ آپ کے پیچھے اور علی فاطمہ کے پیچھے چلتے ہوئے آئے۔ آپ نے فرمایا: جب میں دعوت دوں تو اسے قبول کرو۔ اس آیت میں اصحاب کساء کی فضیلت کی سب سے قوی دلیل ہے۔ (الکشاف، مطبوعہ ایران، ج ا، صفحہ ۲۶۸)

۱۳۔ عمدہ ابن بطریق (المتوفی چھٹی صدی ہجری):

مناقب ابن المغازل الواسطی میں ہے۔ جابر کہتے ہیں: اہل بیت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے''فقل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم ''شعبی فرماتے ہیں''ابنائنا'' سے مراد حسن اور حسین ہیں،''نسائنا'' سے فاطمہ مراد ہیں اور''انفسنا'' سے علی مراد ہیں۔ کتاب کے مولف یحییٰ بن الحسن کہتے ہیں: صحاح میں احادیث گذر چکی ہیں کہ اللہ نے جن لوگوں کا تذکرہ کیا ہے ان سے مراد یہی حضرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان''ابنائنا'' سے حسن اور حسین مراد ہیں۔''نسائنا'' سے فاطمہ مراد ہیں اور''انفسنا'' سے علی بن ابی طالب مراد ہیں، کیوں کہ داعی خود اپنی ذات کو دعوت نہیں دیتا بلکہ دوسرے کو دیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو نبی کے دعوی نبوت کی تصدیق اور قرآن عزیز کی صداقت کی دلیل اور علامت قرار دیا ہے اور قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء کا مصدق ہے لہٰذا ان حضرات کے ذریعہ نبی کا قسم کھانا ہر نبی اور کتاب کے مساوی قرار پایا۔ (العمدہ، مطبوعہ ایران، صفحہ ۹۵)

۱۴۔ التفسیر الکبیر لفخر الرازی (المتوفی ۶۰۶ ھ):

روایت بیان کی گئی ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے نجران کے عیسائیوں کے سامنے دلائل پیش کیے اور انہوں نے اپنی جہالت پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر تم دلیل قبول نہ کرو تو میں تم سے مباہلہ کروں۔ انہوں نے جواب دیا: اے ابوالقاسم اس وقت ہم واپس جائیں گے اور اپنے معاملات میں غور و فکر کر کے پھر آپ کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاس لوٹیں گے۔ چنانچہ جب وہ لوٹے تو انہوں نے العاقب سے کہا جو ان کا پیشوا تھا، اے عبدالمسیح! آپ کا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: اے عیسائیوں کی جماعت! تم جانتے ہو کہ محمد اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور تمہارے نبی کے بارے میں وہ صحیح بات لے کر آئے ہیں ..... رسول اللہ ﷺ وعدے کے مطابق حسین کو پہلو میں، حسن کا ہاتھ پکڑے آئے، فاطمہ آپ کے پیچھے تھیں اور علی فاطمہ کے پیچھے تھے۔ آپ نے فرمایا: جب میں دعوت دوں تو ایمان لاؤ۔ نجران کے پادری نے کہا: اے عیسائیو! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے کی دعا کر دیں تو اللہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گا۔ تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ بچے گا۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ یہ روایت مفسرین اور محدثین کے درمیان صحت کے اعتبار سے متفق علیہ ہے۔ (التفسیر الکبیر، مطبوعہ مصر، ۱۳۵۷ھ، ج ۸، ص ۸۵)

۱۵۔ جامع الاصول لابن الاثیر (المتوفی ۶۰۶ھ):

مسلم اور ترمذی کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (جامع الاصول، مطبوعہ مصر، ج ۹، صفحہ ۴۷۰)

۱۶۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی للقاضی عیاض (المتوفی ۵۴۴ھ):

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے علی، حسن، حسین اور فاطمہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (الشفا، مطبوعہ مصر، ۱۳۱۸ھ، ج ۲، ص ۳۶)

۱۷۔ تاریخ الکامل لابن الاثیر (المتوفی ۶۳۰ھ):

ہجرت کے دسویں سال رسول اللہ ﷺ نے ماہ ربیع الاول میں خالد بن ولید کو نجران کے بنی الحارث بن کعب کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ ان کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیں۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ان کے درمیان قیام کر کے انہیں اسلامی شریعت کی تعلیم دیں لیکن اگر اسلام کی دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کریں۔ چنانچہ خالد بن ولید ان کے پاس پہنچے، انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ خالد ان کے درمیان ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ کو خط لکھ کر ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر دی۔

البتہ نجران کے عیسائیوں نے ایک جماعت کے ساتھ عاقب اور سید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور انہوں نے مباہلہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مباہلہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نکلے۔ آپ کے ساتھ علی، فاطمہ، حسن اور حسین تھے۔ جب نجران کے وفد نے ان چہروں کو دیکھا تو کہا کہ اگر یہ کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کا لاج رکھے گا۔ چنانچہ انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ (تاریخ الکامل، مطبوعہ مصر، ۱۳۴۹ھ، ج ۲، ص ۲۰۰)

۱۸۔ ذخائر العقبیٰ لمحب الدین الطبری (المتوفی ۶۹۴ھ):

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت: ''فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم '' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اس روایت کی تخریج مسلم اور ترمذی نے کی ہے۔ (ذخائر العقبیٰ، مطبوعہ مصر، ص ۲۵)

۱۹۔ ریاض النضرۃ لمحب الدین الطبری (المتوفی ۶۹۴ھ)

جب یہ آیت: ''قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم '' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اس حدیث کی تخریج مسلم اور ترمذی نے کی ہے۔ (ریاض النضرۃ، طبع ۲ ۱۳۷۲ھ، ج ۲، ص ۲۴۸)

۲۰۔ انوار التنزیل للبیضاوی (المتوفی ۶۸۵ھ):

روایت بیان کی جاتی ہے کہ جب نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انہوں نے جواب دیا کہ ذرا ہم غور وفکر کر لیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ رسول اللہ ﷺ صبح سویرے حسین کو پہلو میں لیے، حسن کا ہاتھ تھامے آئے۔ فاطمہ آپ کے پیچھے اور علی فاطمہ کے پیچھے آئے۔ آپ نے فرمایا: جب میں دعوت دوں تو ایمان قبول کر لو۔ ان کے پادری نے کہا: اے عیسائیوں کی جماعت! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کریں تو اللہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گا۔ تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (انوار التنزیل، مطبوعہ ایران، ص ۷۴)

۲۱۔ تفسیر القرطبی (المتوفی ۶۷۱ھ):

قرآن کی آیت: ''ندع ابنائنا'' اس بات کی دلیل ہے کہ بیٹیوں کے بیٹوں کو بیٹا کہہ سکتے ہیں کیوں کہ نبی ﷺ حسن اور حسین کو لے کر آئے، فاطمہ آپ کے پیچھے پیچھے تھیں اور علی فاطمہ کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ نے نجران کے عیسائیوں سے کہا: جب میں دعوت دوں تو ایمان لے آؤ۔ (تفسیر القرطبی، مطبوعہ مصر ۱۳۸۷ھ، ج ۴، ص ۱۰۴)

۲۲۔ تفسیر القرآن لابی البرکات عبداللہ النسفی (المتوفی ۷۰۱ھ):

نجران کے عیسائی اللہ کے رسول کے پاس آئے اور آپ ﷺ بھی حسین کو پہلو میں اور حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس طرح آئے کہ فاطمہ آپ کے پیچھے تھیں اور علی فاطمہ کے پیچھے تھے۔ یہاں بیٹوں اور عورتوں کو ایک ساتھ لانے کی وجہ یہ ہے کہ یہی لوگ آپ کی نبوت کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہیں۔ مباہلہ کے لیے آپ نے اپنے قریبی اعزہ اور جگر کے گوشوں کو سامنے کھڑا کیا جو آپ کی نبوت کی صداقت پر مستحکم یقین رکھتے تھے۔ (تفسیر النسفی، مطبوعہ مصر، ص ۱۶۱)

۲۳۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ):

وفد چلا گیا اور جب وہ مدینہ پہنچے تو انہوں نے سفر کے کپڑے اتار دیے اور اپنے حلے اور سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اپنی چادروں کو گھسیٹتے جاتے تھے۔ پھر وہ چلتے چلتے رسول

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، آپ کو سلام کیا، لیکن نبی ﷺ نے ان کے سلام کو جواب نہیں دیا۔ وہ دن بھر آپ سے بات کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ نے ان سے اس بنا پر بات نہیں کی کہ وہ حلّے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھے۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی تلاش میں گئے اور وہ ان دونوں کو پہچانتے تھے۔ انہوں نے ان کو انصار و مہاجرین کی مجلس میں پایا تو کہنے لگے اے عثمان اور اے عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے نبی نے ہماری طرف خط لکھا اور ہم اس کا جواب دینے آئے ہیں۔ ہم نے آکر ان کو سلام کیا تو انہوں نے ہمیں سلام کا جواب نہ دیا اور ہم دن بھر ان سے بات کرنے کے درپے رہے لیکن انہوں نے ہم سے بات بھی نہیں کی۔ آپ دونوں کی کیا رائے ہے؟ کیا آپ ہمیں واپس جانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ تو ان دونوں نے حضرت علی سے کہا جو اس وقت مجلس میں موجود تھے اے ابوالحسن! آپ کی ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت علی نے حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ یہ ان حلوں اور انگوٹھیوں کو اتار دیں اور اپنے سفر کا لباس پہن لیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے وہ میرے پاس پہلی بار آئے تھے اور ابلیس نے ان کو رنگ دیا تھا۔ پھر آپ نے ان سے سوالات کیے اور ان کے درمیان مسلسل سوال جواب ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق کیا کہتے ہیں۔ ہم اپنی قوم کے پاس واپس جائیں گے اور ہم عیسائی ہیں اور اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں خوشی ہوگی کہ ہم آپ سے وہ بات سنیں جو آپ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج میرے پاس ان کے بارے میں کوئی بات نہیں۔ آپ ٹھہریں۔ یہاں تک کہ آپ کو وہ بات بتاؤں جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتا ہے۔ اگلی صبح کو اللہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے یہ آیت نازل فرمائی:

''اللہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم کی مانند ہے۔ اس نے انہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے اور تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ پس جو شخص تیرے پاس علم آجانے کے بعد تجھ سے جھگڑا کرے تو کہہ دے آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلائیں پھر گڑگڑا کر دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔''

انہوں نے اس کے ماننے سے انکار کر دیا، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس آیت کے اطلاع دی۔ آپ دوسرے دن صبح کو حضرت حسن اور حضرت حسین کو اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے آئے اور حضرت فاطمہ آپ کے پیچھے ملاعنت کے لیے چل رہی تھیں اور ان دنوں آپ کی متعدد بیویاں تھیں (البدایۃ والنہایۃ، مطبوعہ بیروت، ج ۵، صفحہ ۵۴)

۲۴۔ تفسیر القرآن لابن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ):

جابر فرماتے ہیں کہ آیت ''ندع ابنائنا و ابنائکم ونسائنا ونسائکم و انفسنا وانفسکم ''انہیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ انفسنا وانفسکم سے مراد رسول اللہ اور علی ہیں۔ ''ابنائنا'' سے حسن اور حسین اور ''نسائنا'' سے فاطمہ مراد ہیں۔

ابن کثیر فرماتے ہیں: اسی طرح امام حاکم نے مستدرک میں بسند علی بن عیسیٰ عن احمد بن محمد الازھری عن علی بن حجر عن علی مسھر عن داؤد بن ابی ہند اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ مسلم کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے البتہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔ اسی طرح امام طیالسی نے بسند شعبہ عن المغیرۃ عن الشعبی مرسلاً روایت کیا ہے اور زیادہ صحیح ہے۔ یہ روایت ابن عباس اور براء بن عازب وغیرہ سے بھی مروی ہے۔ (تفسیر ابن الکثیر، مطبوعہ مصر، ج ۱، صفحہ ۳۷۰)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۵۔ البحر المحیط لابی حیان الاندلسی (المتوفی ۷۵۴ھ):

ابو احمد بن علان کہتے ہیں: مفسرین نے مباہلہ کے واقعہ اور اس کے مشتملات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی اور خود حسن، حسین، فاطمہ اور علی کو لے کر وقت مقررہ پر نکلے لیکن انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس بات پر راضی ہوئے کہ وہ جزیہ ادا کر کے اپنے دین پر قائم رہیں گے۔ (تفسیر البحر المحیط، مطبوعہ مصر، ۱۳۲۸ھ، ج ۲، صفحہ ۴۸۰ھ)

۲۶۔ تفسیر الخازن، علاء الدین علی بن محمد (المتوفی ۷۴۱ھ):

مفسرین کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نجران کے وفد کے سامنے یہ آیت پڑھی اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ ابھی ہم واپس جا کر اس معاملہ میں غور و فکر کریں گے پھر کل آپ کے پاس آئیں گے۔ پھر جب وہ باہم ایک دوسرے سے تنہائی میں ملے تو انہوں نے عاقب سے کہا جو ان میں بڑا تھا اور صائب الرائے تھا: اے عبد المسیح تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا: اے عیسائیوں کی جماعت! تم جانتے ہو کہ محمد اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر تم نے مباہلہ کیا تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم اپنے نبی کے بارے میں اپنے عقیدہ و خیال پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس آدمی سے وعدہ لے کر اپنے وطن لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ وعدہ کے مطابق آئے اور رسول اللہ ﷺ بھی حسین کو پہلو میں لیے اور حسن کا ہاتھ پکڑے آئے۔ آپ کے پیچھے فاطمہ تھیں اور فاطمہ کے پیچھے علی تھے۔ آپ نے نصاری نجران سے فرمایا: جب میں دعوت دوں تو ایمان لے آؤ۔ (تفسیر الخازن، مطبوعہ مصر، ج ۱، صفحہ ۳۰۳)

۲۷۔ مشکاۃ المصابیح لولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب العمری التبریزی (المتوفی آٹھویں صدی ہجری):

سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ''ندع ابنائنا و ابنائکم'' نازل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، مطبوعہ دہلی، صفحہ ۵۶۸)

۲۸۔ غریب القرآن للنیشا بوری (المتوفی نویں صدی ہجری):

روایت بیان کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے سامنے دلائل پیش کیے اور انہوں نے اپنی جہالت پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر تم دلیل قبول نہ کرو تو میں تم سے مباہلہ کروں۔

چنانچہ نجران کے عیسائی آئے اور رسول اللہ ﷺ سیاہ اونی چادر زیب تن کیے ہوئے اس حال میں نکلے کہ حسین آپ کے پہلو میں تھے اور آپ نے حسن کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ فاطمہ آپ کے پیچھے چل رہی تھیں اور علی فاطمہ کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ آپ نے نصاریٰ نجران سے فرمایا: جب میں دعوت دوں تو تم امان لے آؤ۔ نجران کے پادری نے کہا: اے عیسائیوں کی جماعت! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کر دیں تو اللہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گا۔ لہٰذا تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک کوئی عیسائی روئے زمین پر باقی نہیں بچے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم ہمارا خیال ہے کہ ہم مباہلہ نہ کریں اور نہ آپ کے دین کا اقرار کریں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مباہلہ کرنے سے انکار کرتے ہو تو پھر اسلام قبول کر لو۔ ایسی صورت میں وہی حقوق تمہیں حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور تمہارے اوپر بھی وہی فرائض عائد ہوں گے جو مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں۔ (تفسیر النیشا بوری، مطبوعہ ایران، ج ۱، ص ۳۲۹)

۲۹۔ الاصابہ لابن حجر (المتوفی ۸۵۲ھ):

امام ترمذی نے قوی سند سے بسند عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ نقل کیا ہے کہ معاویہ نے سعد سے کہا: ابوتراب کو برا بھلا کہنے سے تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ابوتراب کی وہ تین فضیلتیں جوان کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیان فرمائی ہیں، اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی اسی لیے میں ان کو برا بھلا نہیں کہتا۔ آگے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے جب یہ آیت "فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم" نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (الاصابۃ، مطبوعہ بغداد، ج ۲، صفحہ ۵۰۹)

۳۰۔ تفسیر الجلالین، جلال الدین محمد بن احمد الشافعی (المتوفی ۸۶۴ھ): جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۰ھ):

رسول اللہ ﷺ نے نجران کے وفد کو مباہلہ کی دعوت دی جب انہوں نے نبوت کے تعلق سے آپ سے گفتگو کی۔ انہوں نے جواب میں کہا، ہم غور وفکر کر کے آپ کے پاس آئیں گے۔ نجران کے اصحاب فکر ونظر نے کہا: تم ان کی نبوت کو اچھی طرح جانتے ہو۔ یاد رکھو جب بھی کسی قوم نے کسی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہوئی ہے۔ لہٰذا ابھی وعدہ کر کے واپس لوٹ چلو۔ پھر جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ حسن، حسین، فاطمہ اور علی کو لے کر نکلے اور ان سے کہا: جب میں دعوت دوں تو ایمان لے آؤ۔ انہوں نے ملاعنہ سے انکار کیا اور جزیہ دینے پر مصالحت کر لی۔ ابونعیم نے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر نجران کے عیسائی مباہلہ کے لیے نکلتے تو واپس جا کر نہ اپنا مال پاتے اور نہ اہل وعیال کو باقی دیکھتے۔ یہ بھی روایت ہے کہ اگر وہ نکلتے تو جل کر خاک ہو جاتے۔ (تفسیر الجلالین، طبع ۱۳۷۰ھ، صفحہ ۴۶)

۳۱۔ الدر المنثور للسیوطی (المتوفی ۹۱۰ھ)

جابر سے امام حاکم نے روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے، یہی روایت ابن مردویہ نے بھی نقل کی ہے اور دلائل النبوۃ میں ابونعیم نے بھی اس کو بیان کیا ہے کہ نجران کے عاقب اور سید نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اے محمد ہم مسلمان ہیں۔ آپ نے فرمایا تم دونوں جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر چاہو تو میں بتاؤں کہ کس وجہ سے تم اسلام نہیں قبول کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: بتائیے۔ آپ نے فرمایا: صلیب، شراب نوشی اور خنزیر کے گوشت کی محبت۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ نے ان کو ملاعنہ کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب دیا: کل اس پر بات کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلے پھر ان دونوں کے پاس پیغام بھیجا لیکن انہوں نے جواب دینے سے انکار کیا اور عیسائیت پر قائم رہے۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے دین حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر دونوں نے مباہلہ کرلیا ہوتا تو وادی میں ان پر آگ برستی۔

جابر کہتے ہیں کہ انہیں کے بارے میں یہ آیت ''تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم'' نازل ہوئی ہے جابر کہتے ہیں کہ ''انفسنا'' سے مراد رسول اللہ اور علی ہیں۔ ''ابنائنا'' سے حسن اور حسین مراد ہیں اور ''نسائنا'' سے فاطمہ مراد ہیں۔ (الدار المنثور، مطبوعہ ایران، ج ۲، صفحہ ۳۸)

۳۲۔ الصواعق المحرقہ لابن الحجر (المتوفی ۹۷۳ھ):

اہل بیت کی فضیلت میں جو آیت منقول ہے ان میں ایک آیات یہ بھی ہیں: ''فمن حاجک فیه من بعد ماجاءک من العلم''۔

علامہ زمخشری اپنی تفسیر ''الکشاف'' میں فرماتے ہیں کہ اصحاب کساء کی فضیلت میں اس سے زیادہ کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔ اصحاب کساء سے مراد علی، فاطمہ اور حسنین ہیں۔ کیوں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا پھر حسین کو پہلو میں لیے اور حسن کا ہاتھ پکڑے نکلے، فاطمہ آپ کے پیچھے تھیں اور علی فاطمہ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت کا مصداق یہی لوگ ہیں۔ فاطمہ کی اولاد اور ان کی نسل کو نبی کے بیٹوں کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ کی جانب ان کی نسبت صحیح ہے اور یہ دنیا اور آخرت میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نفع بخش اور باعث خیر و برکت ہے۔ (الصواعق المحرقہ)

۳۳۔ السیرۃ الحلبیۃ، علی بن برہان الشافعی (المتوفی ۱۰۴۴ھ):

ایک روایت کے الفاظ ہیں: نجران کے عیسائیوں نے آپ ﷺ سے کل کا وعدہ کرلیا۔ وعدے کے مطابق دوسرے دن صبح کو نبی ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حسن، حسین، فاطمہ اور علی تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اس وقت نجران کے پادری نے کہا: میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے اپنے لیے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کریں تو اللہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گا۔ تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور پھر روئے زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ بچے گا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کریں گے۔ (السیرۃ الحلبیۃ، مطبوعہ مصر، ۱۳۸۲ھ، ج ۳، ص ۲۴۰)

۳۴۔ فتح القدیر للشوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ):

شوکانی فرماتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کے بقول ''انفسنا و انفسکم'' سے مراد رسول اللہ اور علی ہیں۔ ''ابنائنا'' سے حسن اور حسین مراد ہیں اور ''نسائنا'' سے مراد فاطمہ ہیں۔ یہی روایت امام حاکم نے جابر سے ایک دوسری سند سے بیان کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے۔ مسلم، ترمذی، ابن المنذر، حاکم اور بیہقی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت ''قل تعالوا ......'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۱۶)

۳۵۔ تفسیر روح المعانی، الآلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ):

روایت بیان کی جاتی ہے کہ نجران کے پادری نے جب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ آ رہے ہیں اور آپ کے ساتھ علی، فاطمہ اور حسنین ہیں تو اس نے کہا: اے عیسائیوں کی جماعت! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی دعا کریں تو اللہ اسے ہٹا دے گا لہٰذا تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ واقعہ اس بات کی واضح ترین دلیل ہے کہ آپ کی نبوت برحق ہے ورنہ وہ مباہلہ کرنے سے انکار نہ کرتے۔ اسی طرح اس واقعہ میں آپ ﷺ کی فضیلت کی بھی دلیل ہے۔ جس کے تعلق سے کسی مسلمان کو کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ (روح المعانی، طبع الثانی، ج ۳، ص ۲۹۶)

۳۶۔ السیرۃ النبویۃ للسید احمد زینی دحلان (چودھویں صدی ہجری):

ایک روایت کے الفاظ ہیں: نجران کے عیسائیوں نے کل کا وعدہ کرلیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ حسن، حسین، فاطمہ اور علی کو لے کر باہر نکلے اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں (السیرۃ النبویۃ علی ہامش السیرۃ الحلبیۃ، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۶)

۳۷۔ المنار۔ السید رشید رضا (چودھویں صدی ہجری):

روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مباہلہ کے لیے علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹوں کو بلایا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر نکلے اور نصاریٰ نجران سے فرمایا جب میں دعوت دوں تو ایمان لے آؤ۔ استاد امام مفتی محمد عبدہ فرماتے ہیں: تمام روایات کا اتفاق ہے کہ نبی ﷺ نے مباہلہ کے لیے علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹوں کا بلایا۔ (المنار، مطبوعہ مصر، ۱۳۶۷ھ، ج ۳، ص ۳۲۲)

پہلی تنبیہ

تمام اہل قبلہ حتی کہ خوارج کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ نے مباہلہ کے لیے اپنے جسم کے حصہ فاطمہ کے علاوہ کسی دوسری عورت کو نہیں بلایا۔ اسی طرح اپنے دونوں نواسوں اور خوشبوؤں کے علاوہ کسی کو دعوت نہیں دی۔ جانوں میں سے صرف علی کو بلایا جو آپ کے نزدیک وہی مقام رکھتے تھے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کو حاصل تھی۔ یہی اصحاب اس آیت کے مصداق ہیں۔ اس آیت میں ان کے علاوہ کوئی شریک نہیں۔ جیسا کہ یہ بات اس شخص پر واضح ہے جو مسلمانوں کی تاریخ سے واقف ہے۔ ۳۸ کتابوں سے جو عبارتیں میں نے نقل کی ہیں۔ وہ اس کے ثبوت کے لیے کافی ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسری تنبیہ

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اگر یہ واقعہ اسی قدر مشہور اور پہلی صدی کے مسلمانوں کے درمیان متفقہ تھا تو پھر ابن اسحاق، ابن ہشام اور ابن سعد جیسے مولفین کتب سیرت نے اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا۔ مزید برآں اس بات کی بعض روایات میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیوں نہیں ہے؟

میں کہتا ہوں کہ اس سوال کے جواب کی طرف اشارہ طبری کی اس گفتگو میں موجود ہے جو انہوں نے اپنی تفسیر میں کی ہے۔ مباہلہ کے واقعہ کو مختلف سندوں سے ذکر کرنے کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ بعض سندوں میں واقعہ مباہلہ کا سرے سے کوئی ذکر نہیں ہے، دو سندوں میں علی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جب کہ اس کی تین سندوں میں واقعہ مباہلہ کا ذکر علی کے ساتھ ہوا ہے۔

ہم سے ابن حمید نے بیان کیا، ان سے جریر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے پوچھا کہ سارے لوگ حدیث نجران میں ذکر کرتے ہیں کہ علی ان کے ساتھ تھے لیکن شعبی نے علی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ایسا انہوں نے علی کے بارے میں بنوامیہ کے برے خیال کی وجہ سے کیا یا واقعی حدیث میں ان کا ذکر نہیں تھا۔ (تفسیر الطبری، ج ۳، ص ۳۰۰)

بات یہی درست ہے کہ بنوامیہ کے برے خیال کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں آیا بلکہ اس کے علاوہ دیگر روایات پر بھی بنوامیہ کے اثرات پڑے ہیں۔ لیکن اللہ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے خواہ مخالفین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ اس سلسلے میں وہی بات کافی ہے جو امام رازی وغیرہ مفسرین نے واقعہ مباہلہ کا مفصلاً علی کے تذکرے کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد لکھی ہے کہ یہ بات یاد رہے کہ اس روایت کی صحت پر محدثین اور مفسرین کا اتفاق ہے۔ (التفسیر الکبیر، ج ۸، ص ۸۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیسری تنبیہ

اس آیت مباہلہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ حسن اور حسین رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ رازی اپنی تفسیر میں چوتھے مسئلہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حسن اور حسین دونوں اللہ کے رسول کے بیٹے تھے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے بیٹوں کو بلائیں گے۔ آپ نے وعدے کے مطابق حسن اور حسین کو بلایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں آپ کے بیٹے تھے۔ اس کی مزید تاکید سورۃ الانعام کی اس آیت سے ہوتی ہے:

﴿ وتلک حجتنا آتینا ھا ابراھیم علی قومہٖ نرفع درجات من نشاء ان ربک حکیم علیم ووھبنالہ اسحق و یعقوب کلا ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب و یوسف وموسیٰ وھارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس وکل من الصالحین ﴾ الانعام: ۸۳تا۸۶)

یہ بات معلوم ہے کہ عیسیٰؑ کا انتساب ابراہیم کی جانب باپ کی طرف سے نہیں بلکہ ماں کی طرف سے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بیٹی کے بیٹے کو بسا اوقات بیٹا کا نام دیا جاتا ہے۔ (التفسیر الکبری، ج ۳، ص ۲۴۷)

ابن حجر ''الصواعق'' میں لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ فاطمہ کی اولاد اور ان کی ذریت کو نبی کا بیٹا کہا جاتا ہے اور وہ آپ کی طرف نسبت رکھتے ہیں۔ یہ نسبت صحیح اور درست ہے اور دنیا و آخرت میں نفع بخش ہے۔ (الصواعق المحرقہ)

نواب صدیق حسن خاں قنوجی نے حسن الاسوۃ میں لکھا ہے:

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ بیٹیوں کے بیٹوں کو بیٹا کا نام دیا جاتا ہے۔ (ص ۳۲)

اس سے واضح ہوتا ہے بعض بنو عباس اور ان کے متبعین نے جو یہ کہا ہے کہ بنو فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے نہیں بلکہ وہ صرف علی کے بیٹے ہیں، یہ ایک مردود اور باطل کلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے۔اس اور اس جیسی آیات کریمہ سے ان کے نظریہ کی تردید ہوتی ہے۔

چوتھی تنبیہ

یہ آیت شریفہ اہل بیت کے فضائل بیان کرتی ہے جس کا انکار صرف وہی شخص کرسکتا ہے جو ٹھیک دوپہر میں سورج کی روشنی کا انکار کردے۔

زمخشری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اصحاب کساء کی فضیلت میں اس سے زیادہ قوی کوئی دلیل نہیں۔(الکشاف،ج ۱،صفحہ ۳۶۸)

آلوسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ مباہلہ آپ ﷺ کی نبوت کی واضح ترین دلیل ہے ورنہ وہ لوگ مباہلہ کرنے سے انکار نہ کرتے۔اسی طرح اسی سے اللہ کے رسول کے آل کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے جس میں کوئی مومن شک نہیں کرسکتا۔(روح المعانی،ج ۲،ص ۱۶۷)

ابن حجر اپنی کتاب الصواعق کے گیارہویں باب میں لکھتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے شوری کے دن شوری کے اراکین کے سامنے یہ کہہ کر دلیل قائم کی کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں سے کسی کو اللہ نے نبی کی جان، اس کے بیٹوں کو نبی کا بیٹا اور اس کی عورتوں کو نبی کی عورتیں قرار دیا ہے۔ یہ فضیلت صرف مجھے حاصل ہے۔انہوں نے متفقہ طور پر جواب دیا کہ نہیں۔

پانچویں تنبیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام بہت بلند تھا اور وہ نبی ﷺ کی جان کے مانند تھے، اس پر آیت تو دلالت کرتی ہی ہے اس آیت کے علاوہ مختلف کتب میں ایسی احادیث موجود ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، ان سے بھی حضرت علی کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ذیل کی چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ امام نسائی نے خصاص میں روایت کیا ہے کہ زید بن یثیغ، اُبی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ربیعہ سرکشی سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے پاس اپنی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جان کی طرح کا آدمی بھیجوں گا جو ان پر میرے احکام نافذ کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے کون مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: جوتے گانٹھنے والے، اور علی رضی اللہ عنہ جوتے گانٹھ رہے تھے۔ (الخصائص للنسائی، مطبوعہ نجف، صفحہ ۲۷)

۲۔ خوارزمی نے المناقب میں اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے رسول اللہ! آپ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ، میں اس کی جان ہوں اور وہ میری جان ہے۔ (صفحہ ۹۰)

۳۔ طبری نے ذخائر العقبیٰ میں نقل کیا ہے کہ مطلب بن عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد ثقیف سے فرمایا: اسلام قبول کرلو ورنہ میں تمہارے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو مجھ سے ہے یا آپ نے فرمایا: جو میری جان کی طرح ہے۔ اس کے بعد آپ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہی ہے، وہ یہی ہے۔ (صفحہ ۶۴)

۴۔ طبری ہی نے ذخائر العقبیٰ میں انس بن مالک کی روایت کا ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی کوئی نظیر اس کی امت میں نہ ہو۔ میری امت میں میرے نظیر علی ہیں۔ اس روایت کی تخریج ابوالحسن الخلعی نے کی ہے۔ (ص ۶۴)

۵۔ خوارزمی نے 'المناقب' میں نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی کوئی نظیر اس کی امت میں نہ ہو اور میری امت میں میرے نظیر علیؑ ہیں۔

۶۔ حافظ ابن حجرؒ نے 'الصواعق' میں ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن عوف سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کرلیا تو طائف کی طرف لوٹے، اس کا سات یا نو دنوں تک محاصرہ کیے رکھا پھر آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری عترت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، میں تم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نماز قائم کرتے رہنا اور زکوۃ ادا کرتے رہنا ورنہ میں تمہارے پاس ایسا شخص بھیجوں گا جو مجھ سے ہوگا یا میری جان کی طرح ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: وہ یہی ہیں۔ (الصواعق المحرقۃ، الباب الاول)

۷۔ ینابیع المودۃ میں جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو علیؑ کی چند خصلتیں بیان کرتے سنا ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی خصلت کسی انسان کے اندر پائی جائے تو وہ اس کے شرف وفضیلت کے لیے کافی ہے، انہی میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے: نبی ﷺ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا: علیؑ مجھ سے اور میری جان کی طرح ہیں، ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ (صفحہ ۴۶)

۸۔ سبط ابن الجوزی نے اپنے تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ بنو ربیعہ کے واقعہ کے تعلق سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ربیعہ سرکشی سے باز رہیں ورنہ میں ان کی جانب ایسے آدمی کو بھیج دوں گا جو میری جان کی طرح ہے جو ان کے اندر میرے احکام نافذ کرے گا۔ عمر نے انس سے پوچھا: تم جانتے ہو اس سے نبی ﷺ کی مراد کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کی مراد جوتے گانٹھنے والے علی بن ابی طالبؑ سے تھی۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ امارت پانے کی خواہش میرے اندر کبھی نہیں پیدا ہوئی۔

۹۔ حافظ ابن حجرؒ الصواعق میں خطیب کے حوالے سے براء بن عازبؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: علیؑ کی میری نظر میں وہی حیثیت ہے جو میرے سر کو میرے جسم میں ہے۔ شبلنجی نے نور الابصار کے صفحہ ۸۵ پر لکھا ہے کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: علیؑ کی میری نظر میں وہی حیثیت ہے جو میرے سر کو میرے بدن میں حاصل ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۰۔ احمد بن عبداللہ الطبری نے ذخائر العقبیٰ میں انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! علی میرا بھائی، میرا عم زاد، میرا داماد ہے، علی میرا گوشت، میرا خون اور میرے بال ہیں۔ گنجی الشافعی نے باب ۶۲ میں اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر فرمایا: تم میرے علم کا دروازہ ہو، تمہاری اولاد میری اولاد ہے، تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔

چھٹی تنبیہ

حضرت علیؑ کا نفس رسول ہونا اس حدیث سے بھی موکد ہوتا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔ یہ حدیث لفظاً متواتر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر یہ حدیث بیان کی ہے۔ فضلائے صحابہ میں سے ایک بڑی تعداد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۔ **ینابیع المودۃ:** حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے علی کے ذریعہ اس دین کو تقویت دی ہے۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (صفحہ ۲۱۲)

۲۔ **ذخائر العقبیٰ، محبّ طبری:** حضرت اسامہ بن زیدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے داماد، میری اولاد کے والد ہو، میں تم میں ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ (صفحہ ۲۱۵)

۳۔ **جامع الصغیر للسیوطی:** ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں (ج ۱، ص ۱۰۹)

۴۔ **الصواعق محرقہ ابن حجر مکی:** حضرت بریدۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ علی سے کیوں بغض رکھتے ہیں۔ یاد رکھو جس نے علی سے بغض

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا، علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ (باب ۱۱)

۵۔ **تذکرۃ الخواص، سبط ابن جوزی:** حبش بن جنادہ جو حجۃ الوداع میں موجود تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ ان کے سوا کوئی دوسرا میرا قرض ادا نہ کرے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بات آپ نے اس دن فرمائی تھی جس دن آیت ''**وانذر عشیرتک الاقربین**'' نازل ہوئی۔ (صفحہ ۳۳)

۶۔ **ینابیع المودۃ:** حضرت حسن بن علیؑ نے اپنے ایک خطبہ میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علی، جعفر اور زید کے مابین پیدا ہونے والے اختلاف کا فیصلہ فرمایا تھا، یہ کہا تھا کہ اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، میرے بعد تم ہر مومن کے ولی ہو۔ (صفحہ ۴۵)

۷۔ **ینابیع المودۃ:** عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ اپنی سند سے ابن عباسؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے کہا: اے ام سلمہؓ: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ (صفحہ ۴۵)

۸۔ **ینابیع المودۃ عن المناقب:** مخدوج بن یزید الذھلی بیان کرتے ہیں کہ جب آیت ''**اصحاب الجنۃ ھم الفائزون**'' نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنت والے کون ہیں؟ فرمایا: جو میری اطاعت کرے اور میرے بعد علی کا دوست رہے۔ اس کے بعد آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور اس نے اللہ عز وجل کو ناراض کر دیا۔ (صفحہ ۴۵)

۹۔ **ینابیع المودۃ:** حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو علی کی چند ایسی خصلتیں بیان کرتے سنا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خصلت کسی انسان کے اندر ہوتی تو اس کے شرف وفضیلت کے لیے کافی ہوتی۔ آگے آپ نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں علی میری نظر میں میری جان کی طرح ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اوران کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ (صفحہ ۴۶)

۱۰۔ **کفایۃ الطالب:** حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا، اس کا کمانڈر علی کو بنایا۔ پھر آپ نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے ولی ہیں۔

۱۱۔ **ینابیع المودۃ:** حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لشکر روانہ فرمائے ایک کا کمانڈر علی کو بنایا۔ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: علی کے بارے میں کچھ نہ کہو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ میرے بعد وہ میرے ولی اور وصی ہیں۔

۱۲۔ **تاریخ الکامل:** ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا تھا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ جبرئیل نے کہا: میں تم دونوں سے ہوں۔ (ج ۲، صفحہ ۱۰۷)

محدث ومفسر عظیم وجلیل علامہ فخر رازیؒ فرماتے ہیں: ''وثبت باخبار الصحیحة انّ المراد من قوله تعالیٰ "وانفسنا" هو علیؑ و معلوم انه یمتنع ان یکون نفس محمد ﷺ بعینه قلت بدان یکون المراد هو المساوات بین النفسین وهذ ایفید ان کلّ ماحصل لمحمد من الفضائل والمناقب قد حصل مثله لعلی ماوراء صفت النبوت ثمه لا شکّ ان محمد اصلی الله علیه وسلم افضل الخلق ''(اربعین فی اصول الدین، صفحہ ۵۷) یعنی اخبار صحیحہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ آیہ مباہلہ میں انفسنا سے جناب امیر مراد ہیں اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ نفس رسول بعینہ جناب امیر نہیں ہوسکتا پس لازمی طور پر یہاں مراد مساوات ہی سے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو فضائل ومناقب ذات محمد ﷺ کے تھے وہی فضائل ومناقب ذاتِ مرتضوی میں بھی موجود

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھے سوائے ایک منصب نبوت کے اور اس میں کیا شک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق تھے۔

حضرت علی کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے:

سنن ترمذی ونسائی وابن ماجہ میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا:

"لایحبک الامومن ولا یبغضک الامنافق" (کنزالعمال، ج ۶، صفحہ ۱۵۲)

"اے علی تم سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہے اور تم سے وہی بغض رکھے گا جو منافق ہے۔"

اسی بنا پر صحابۂ کرام منافقین کو اس طرح پہچان لیا کرتے تھے کہ ان کو حضرت علی سے بغض ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"انا کنا لنعرف المنافقین نحن معشر الانصار ببغضھم علی ابن ابی طالب" (ترمذی، ج ۲، صفحہ ۲۱۳)

"بالیقین ہم لوگ خصوصاً انصار منافقین کو بغض علی کی بنا پر پہچان لیا کرتے تھے۔"

اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کی محبت پر بہت زور دیا ہے، حتیٰ کہ ارشاد فرمایا ہے:

"من احب علیا فقد احبنی و من احبنی فقد احب اللہ ومن ابغضہ فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ" (کنزالعمال، ج ۲، صفحہ ۱۵۸)

"جس نے علی سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس نے اللہ سے محبت رکھی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔"

بعض معاملات ایسے ہیں کہ اگر حضرت علی سے کیے گئے تو گویا حضور سے کیے گئے:

انہیں میں محبت اور بغض بھی ہیں۔ جیسا کہ ابھی حدیث پیش کی گئی ہے، انہیں میں ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معاملہ یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مولیٰ مانا تو حضرت علی کو بھی اپنا مولا مانو، حدیث گذر چکی ہے:

"من کنت مولاہ فعلی مولاہ" "میں جس کا مولا ناہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔"

ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ جس نے حضرت علی کو گالی دی گویا اس نے آنحضرت ﷺ کو گالی دی حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

"من سب علیا فقد سبنی، ومن سبنی فقد سب اللہ" (کنز العمال، ج٦، صفحہ ١٥٣، بحوالہ مسند احمد و مستدرک)

"جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی، اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔"

ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ جس نے حضرت علی کو ایذا دی اس نے رسول خدا ﷺ کو ایذا دی، مسند احمد، تاریخ کبیر، امام بخاری، مستدرک حاکم میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

"من آذیٰ علیا فقد آذانی" (کنز العمال، صفحہ ١٥٢/٢)

"جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔"

الدر المنثور ج ٥، صفحہ ٢٢٠ میں ہے کہ ایک شامی نے حضرت ابن عباس کے سامنے حضرت علی کو گالی دی تو حضرت موصوف نے اس کو کنکریاں پھینک ماریں اور فرمایا:

"یا عدو اللہ آذیت رسول اللہ"

"یعنی اے دشمن خدا تو نے رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچائی۔"

پھر یہ آیت پڑھی:

﴿ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ﴾

"جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت کی ہے اور آخرت میں بھی۔"

انہیں میں اطاعت و نافرمانی کا معاملہ بھی ہے جس نے حضرت علی کی اطاعت کی اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے حضور کی اطاعت کی، اور جس نے حضرت علی کی نافرمانی کی اس نے حضور کی نافرمانی کی۔ مستدرک میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ، ومن اطاع علیا فقد اطاعنی، و من عصیٰ علیا فقد عصانی۔'' (کنز العمال، صفحہ ۱۵۶/۲)

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

ایک معاملہ یہ ہے کہ جس نے حضرت علی کو چھوڑ دیا اس نے رسول رسول خدا ﷺ کو چھوڑ دیا۔ معجم کبیر طبرانی میں حضرت ابوذر غفاری و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''من فارقک یا علی فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ'' (کنز العمال، ج ۶، صفحہ ۱۵۶)

''اے علی جس نے تم کو چھوڑ دیا اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور جس نے مجھ کو چھوڑ دیا اس نے اللہ کو چھوڑ دیا۔''

یہاں آیت مباہلہ اور حضرت علی کے فضائل سے متعلق جو کچھ ہم نے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے وہ تواتر کے درجہ تک پہنچتا ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم ہر اس شخص پر واضح ہو جائے جس کے سینے میں قلبِ سلیم موجود ہے۔ (آمین)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ضمیمہ

فضائل اہل بیت میں چند اشعار

(۱) علامہ آلوسیؒ اپنے ایک معاصر سید عمر الھیتمیؒ کے یہ اشعار ''روح المعانی'' میں نقل کرتے ہیں:

بأيّة آية يأتى يزيد غداة صحائف الاعمال تتلى

وقام رسول رب العرش يتلو وقد صمت جميع الخلق قل لا

ترجمہ: ''جس روز اعمال نامے پڑھے جائیں گے، تمام مخلوق ساکت وصامت ہوگی اور رب العرش کے رسول ﷺ کھڑے ہوں گے اور آیت ''قل لا اسئلکم ......'' تلاوت کریں گے تو یزید کون سی آیت پیش کرے گا۔'' (روح المعانی، ۳۱/۲۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۲) شیخ شمس الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:

رأيت ولائى آل طه فريضة

على رغم اهل البعد يورثنى القربا

فما طلب المبعوث اجراً على الهدى

بتبليغه الا المودة فى القربى

ترجمہ: ''میں آل طہ ﷺ سے اپنی وِلا اور مودت کو فریضہ سمجھتا ہوں، اہل بُعد کی ناگواری کے باوجود مجھے اس ذریعے سے قرب حاصل ہورہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی تبلیغ پر مودت فی القربیٰ کے سوا کچھ اجر نہیں چاہا (لہٰذا مودت فریضہ ہے۔)

(الصواعق: ۱۷۰)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۳) امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

يا اهل بيت رسول الله حبكم
فرض من الله فى القرآن أنزله
كفاكم من عظيم القدر انكم
من لم يصلى عليكم لاصلاة له

ترجمہ: ''اے رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت! آپ کی محبت اللہ طرف سے ہم پر فرض ہے اور اللہ نے یہ حکم قرآن میں نازل فرمایا ہے، آپ کی عظمتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ جس نے آپ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی۔'' (الصواعق: ۱۴۸)

(۴) امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

آل النبى ذريعتى　　وهم اليه وسيلتى
أرجوبهم أعطى غداً　　بيدى اليمين صحيفتى

ترجمہ: قربِ نبوی اور رضائے رسول ﷺ کے حصول کے لیے آل نبی علیہم السلام میرا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور ان کی مودت کے طفیل مجھے امید ہے کہ کل قیامت کو میرا صحیفۂ عمل میرے دائیں میں دیا جائے گا۔ (الصواعق: ۱۸۰)

(۵) ایک ایمان افروز رباعی:

الٰہی بحق بنی فاطمہ　　کہ برقول ایماں کنم خاتمہ
وگر دعوتم رد کنی ور قبول　　من و دست و دامانِ آلِ رسول

......☆☆☆......

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com